وجاہت رفیق بیگ

ایبسٹریکٹس (Abstracts) مجلہ بنیاد، جلد ۱۱، ۲۰۲۰ء

عنوان: لسانی مطالعات کی تاریخ: ایک مختصر جائزہ (ابتدا تا اٹھارھویں صدی)

مقالہ نگار: رؤف پاریکھ (پ: ۱۹۵۸ء)، پروفیسر (ر)، شعبۂ اردو، یونیورسٹی آف کراچی، کراچی۔

تلخیص: لسانیات (linguistics)، جسے زبان شناسی بھی کہا جاتا ہے، کی تاریخ اور لسانی و لسانیاتی مطالعات کی تاریخ سے مراد کسی ایک یا کسی خاص زبان کی تاریخ نہیں ہے بلکہ لسانی مطالعات کی تاریخ سے مراد ہے یہ جائزہ کہ انسان نے زبان کا باقاعدہ مطالعہ کب شروع کیا؟ دنیا کے کن خطوں میں اور کن زمانوں میں لسانی مطالعے کیے گئے؟ علمِ لسانیات کا باقاعدہ آغاز کیسے اور کب ہوا؟ اور لسانیات کا علم کن راہوں سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہے۔ انھی سوالات کو اس مقالے میں زیر بحث لایا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: لسانیات، لسانی مطالعات، فلولوجی، تاریخ۔

❁

عنوان: اردو زبان، خصوصی افراد اور تحقیری بیانیہ

مقالہ نگار: طارق محمود ہاشمی (پ: ۱۹۷۰ء)، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

تلخیص: اُردو زبان کے لسانی ارتقا اور الفاظ محاورات نیز ضرب الامثال پر تہذیبی حوالے سے جائزوں میں یہ سوال شاذ ہی اُٹھایا گیا ہے کہ ان کے باطن میں اشرافیہ کے اقداری بیانیے کے کس قدر گہرے اثرات موجود ہیں؟ اُردو زبان پر لسانی استعماریت کا دائرہ وسیع تر ہے جس کا جائزہ سیاسی و سماجی پہلوؤں سے لیا جانا ضروری ہے لیکن اس کے ذخیرۂ الفاظ اور محاورات و ضرب الامثال کو بعض معاشرتی حوالوں سے بھی دیکھا جائے تو معاشرے کے وہ افراد جو کسی عذر کا شکار ہوں، نہایت اذیت رساں رویوں کا سامنا کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مقالہ ان رویوں کی نشان دہی کرتا ہے اور ان سے گریز کے لیے عالمی سطح پر وضع کیے گئے اصولوں کو بیان کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: معذوری، خصوصی افراد، تحقیر، بینائی، سماعت۔

❁

عنوان: انگریزی سے اردو مبنی بر کارپس مشینی ترجمے کے مراحل: ایک توضیحی مطالعہ

مقالہ نگار: صفدر رشید (پ: ۱۹۷۲ء)، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد۔

تلخیص: بلاشبہ اکیسویں صدی ٹیکنالوجی کی صدی ہے اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسانی ترقیاں ٹیکنالوجی کی ترقیوں پر منحصر ہیں۔ حالیہ ماضی میں ماہرینِ لسانیات نے بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی سے بہت استفادہ کیا ہے۔ ترقی یافتہ اقوام پہلے ہی زبان اور ٹیکنالوجی، ترجمے اور ٹیکنالوجی، متوازی کارپس وغیرہ پر کام کا آغاز کر چکی ہیں۔ اب وقت کا تقاضا ہے کہ پاکستان بھی اس سمت میں قدم بڑھائے۔ ہمیں ملکی لسانی وسائل کے سامان کے لیے لسانی انجینئرنگ، مشینی ترجمے (machine translation) اور مشینی اعانتی ترجمے (Machine Assisted Translation) کے سافٹ ویئرز پر کام کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

کلیدی الفاظ: مشینی ترجمہ، کارپس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، اردو انگریزی ترجمہ۔

عنوان: مجالسِ جہانگیری: مغل دور میں برصغیر کی درباری تہذیب کا ایک اہم ماخذ

مقالہ نگار: منصور صفت گول، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، تہران یونیورسٹی، تہران۔

مترجم: فاطمہ فیاض (پ: ۱۹۸۸ء)، اسسٹنٹ پروفیسر، گرمانی مرکز زبان و ادب، لمز، لاہور۔

تلخیص: مجالسِ جہانگیری مغلیہ عہد کے ہندوستان میں لکھی گئی کتاب ہے جسے جہانگیر کے دور حکومت میں عبدالستار نامی مصنف نے تحریر کیا۔ یہ کتاب دربارِ جہانگیر کی شبانہ مجلسوں کی روداد ہے جسے اس عہد کے وقایع نویس عبدالستار نے تحریر کیا۔ اس مقالے میں ان مجالس کے مواد و موضوعات کا جائزہ لیا گیا ہے اور اہم نکات کی نشان دہی کی گئی ہے جیسے ادبی، مذہبی و فقہی مناظرے، دربار میں روزمرہ کی سیاسی سرگرمیاں اور بیرونی معاملات وغیرہ۔ بالخصوص جہانگیر کی ایران پر توجہ، ایرانی تہذیب سے دلچسپی اور صفوی دربار سے ظاہری و مخفی رقابت زیر بحث لائی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: مغلیہ عہد، مجالسِ جہانگیری، عبدالستار، زیویئر، شاہ عباس صفوی، آینہ حق نما۔

عنوان: اردو نثر کے فروغ میں مسیحی مبلّغین کا کردار (انیسویں صدی کے نصف اول میں)

مقالہ نگار: ساجد صدیق نظامی (پ: ۱۹۸۷ء)، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او۔ کالج، لاہور۔

تلخیص: اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں جہاں دیگر بہت سے عوامل نے اردو نثر کے فروغ اور ترقی میں حصہ لیا وہیں دینی نثری ادب کے پھیلاؤ نے بھی اردو نثر کو ہر خاص و عام تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اٹھارہویں صدی میں محض چند ایک مصنفین دینیاتِ اسلام سے متعلق متفرق موضوعات اردو نثر میں بیان کرتے نظر آتے ہیں مگر انیسویں صدی میں دینی نثری ادب میں قابلِ قدر پھیلاؤ پیدا ہوا۔ یہ پھیلاؤ افقی اور عمودی ہر دو سطح پر قابلِ توجہ ہے۔ انیسویں صدی میں برصغیر میں دینی نثری ادب کے پھیلاؤ کو دیکھتے ہوئے اس کے مزید دو زمرے بنائے جا سکتے ہیں: اول، اردو نثر میں بیان ہونے والے دینِ اسلام کے مباحث، دوم، برصغیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں کی آمد سے تخلیق ہونے والا مسیحی دینی ادب۔ اس مضمون میں ثانی الذکر نثری روایت سے اعتنا کیا جا رہا ہے۔

کلیدی الفاظ: اردو نثر، مسیحی دینی نثر، انجیل، عیسائیت، ترجمہ۔

عنوان: ثقافتی نفسیات اور پریم چند کا ناول ”گئودان“

مقالہ نگار: محمد خالد فیاض الرحمٰن (پ: ۱۹۷۴ء)، پی ایچ ڈی اسکالر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور۔

تلخیص: انسانی نفسیات محض فطری نہیں بلکہ سماجی بھی ہوتی ہے بلکہ بعض صورتوں میں سماج کے زیر اثر بننے والی نفسیات اس قدر سخت ہو جاتی ہے کہ وہ انسانی فطرت پر بھی غالب آ کر اُس کا رخ موڑ لیتی ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں پریم چند کے ناول گئودان میں ثقافتی اثر کے تحت کرداروں کی نفسیات کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی جائے گی تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ پریم چند کے کردار اُس وقت کی ہندوستانی دیہاتی ثقافت میں نفسیاتی سطح پر کس عمل اور ردِّعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس سے ہندوستانی ثقافت کے کئی ایسے گوشے نمایاں ہوتے ہیں جو آج کی ہندوستانی معاشرت کو سمجھنے میں بھی معاون ہیں۔

کلیدی الفاظ: ثقافت، کلچر، نفسیات، پریم چند، ہندوستان، سماج۔

عنوان: خالدہ حسین کی گنگ شہزادی اور ہیلن سِکسو کی میڈیوسا کا قہقہہ

مقالہ نگار: عنبرین صلاح الدین (پ:۱۹۷۸ء)، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ صنفی مطالعات، یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور۔

تلخیص: اس مضمون میں خالدہ حسین کے افسانے ''گنگ شہزادی'' کے مرکزی کرداراور ہیلن سِکسو کے اہم مقالے ''میڈیوسا کا قہقہہ'' میں یونانی اساطیری دیوی، میڈیوسا کی علامت کا تقابلی تجزیہ کیا گیا ہے۔اس جائزے کے لیے ایک تانیثی نظریے یعنی عورت کے شعور کی صورتوں ؛ نسائی شعور، نسوانی شعور اور تانیثی شعور، کو نظری عدسے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ گونگی شہزادی کا کردار ، پدرسرانہ نظام میں اپنی ذات کے آگہی کی کشمکش کی بھرپور عکاسی کرتا ہے سوا اپنے ذہن وجسم سے باہر دھکیلی ہوئی عورت کی علامت ہے، جبکہ سِکسو کی میڈیوسا عورت کی بصیرت، طاقت اور اپنے ذہن و جسم پر خود اس کی ملکیت ہونے کی علامت ہے۔ سِکسو کا تقاضا ہے کہ عورت اپنے آپ کو خود اپنی تحریر میں لائے جو کہ عورت کے تانیثی شعور کی غماز ہو جبکہ حسین کا تشکیل کردہ گونگی شہزادی کا کردار عورت کے نسائی شعور کو پیش کرتا ہے۔

کلیدی الفاظ: تانیثیت ، پدرسری، خالدہ حسین، ہیلن سِکسو۔

❁

عنوان: خالدہ حسین کے افسانوں میں نفسیاتی و وجودیاتی عناصر

مقالہ نگار: محمد نصراللہ (پ:۱۹۹۰ء)، لیکچرار، گورنمنٹ گرونانک پوسٹ گریجوایٹ کالج، ننکانہ صاحب۔

تلخیص: جدید اردو افسانہ نگاروں کے نزدیک انسانی صورت حال یا انسانی حقیقت جتنی باہر ہوتی ہے اس سے زیادہ اندر ہوتی ہے۔ چوں کہ انسانی حقیقت یا صورت حال زیادہ حد تک لاشعوری ہوتی ہے اسی لیے جدید افسانہ داخلی صورت حال پر خاص توجہ دیتا ہے۔ داخلی صورت حال کی تصریح واقعاتی یا ماجرائی کہانی میں آنا مشکل ہوتی ہے ، اسی لیے جدید افسانہ نگاروں کے ہاں اپنی داخلی کیفیات کو سمجھنے کی کوشش کے نتیجے میں نفسیاتی صراحت زیادہ سے زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ خالدہ حسین جدید اردو افسانے کی اندروں بیں افسانہ نگار ہیں۔وہ اپنے اندر اتر کر خود کو پہچاننے کا تجربہ کرتی ہیں۔ اثبات ذات کے مرحلے سے گزرتے ہوئے اس ذات کا اظہار کرتی ہیں جسے وہ مصدقہ سمجھتی ہیں۔ ان کے کردار روحانی سطح پر دوسرے جنم میں سانس لیتے نظر آتے ہیں۔ اس مقالے میں ان کے افسانوں میں موجود نفسیاتی و وجودیاتی عناصر کا جائزہ لیا جائے گا۔

کلیدی الفاظ: وجودیت، خالدہ حسین، نفسیات، افسانہ۔

❁

عنوان: اردو میں بورخیس کے تراجم

مقالہ نگار: شائستہ شریف (پ:۱۹۷۸ء)، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلبرگ، لاہور۔

تلخیص: بیسویں صدی کے عالمی شہرت یافتہ لاطینی امریکی ادیب خورخے لُوئس بورخیس کے افسانوں کے اُردو تراجم کا آغاز ۱۹۶۲ء میں ہوا۔ اُنھوں نے لاطینی امریکی افسانے کو یورپ کے ادبی رجحانات سے آزاد کرواتے ہوئے ایک شناخت عطا کی۔ بورخیس کے افسانوں میں فلسفے، مذہب اور پیش رو مصنفین کے متون کی موجودگی کے ساتھ ساتھ زبان کے غیر روایتی استعمال نے اُن کے اسلوب کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اِس مقالے میں بورخیس کے افسانوں کے اُردو تراجم کا تاریخی جائزہ لیتے ہوئے یہ دیکھا گیا ہے کہ اُردو مترجمین اپنے تراجم میں بھول بھلیوں پر مبنی اسلوب سے عہدہ برا ہونے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ مقالے میں اِس سوال جواب تلاش کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ بیسویں صدی کے نصف اوّل میں اُردو تراجم کی مضبوط روایت کے باوجود بورخیس کے افسانے اُردو میں تاخیر سے کیوں ترجمہ ہوئے۔

کلیدی الفاظ: لاطینی امریکی ادب، بورخیس، ترجمہ، اردو تراجم۔

❁

❁

عنوان: اقبال اور شوقی کی شاعری میں موسم بہار: ایک تقابلی مطالعہ

مقالہ نگار: هند عبد الحلیم محفوظ (پ: ۱۹۸۲ء)، لیکچرار، شعبۂ اردو، جامعہ الازہر، قاہرہ۔

تلخیص: یہ مقالہ اردو اور عربی ادب کے دو بڑے شاعروں یعنی علامہ اقبال اور احمد شوقی کے یہاں فطرت کے عناصر خصوصاً موسم بہار کی وضاحت کا مطالعہ کرتا ہے۔ دونوں کا تعلق ایک ہی زمانے سے تھا۔ اقبال شاعرِ مشرق کہلائے جب کہ شوقی کو امیر الشعرا کا لقب ملا۔ اقبال نے فطرت کے حسن کو اس کے نظارے سے جوڑ کر ایک منفرد شعری فضا قائم کی اور ہندوستانی تناظر میں مناظر فطرت کو بیان کیا۔ شوقی نے منطق سے ہٹ کر فطرت نگاری کا جادو جگایا اور مصری تناظر میں اس روایت کو ایک نئی زندگی بخشی۔ مضمون کے پہلے حصے میں دونوں شاعروں کے امتیازات کو بیان کیا گیا ہے جب کہ دوسرے حصے میں ان کی مشترک خصوصیات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس تقابل کے لیے اقبال کی بالِ جبریل کو مدِنظر رکھا گیا ہے جب کہ شوقی کے مکمل کلام شوقیات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: علامہ اقبال، احمد شوقی، عربی شاعری، بہار، فطرت۔

❁

عنوان: 'ایران میں اجنبی': ردّ نوآبادیاتی تناظر

مقالہ نگار: محمد الیاس کبیر (پ: ۱۹۷۸ء)، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ کالج، ملتان۔

تلخیص: مابعد نوآبادیاتی مطالعات میں استعماریت کی زد میں آنے والے خطوں کے افراد کے احساسات و خیالات اور ان کی ثقافتی صورتِ حال کو عالمی تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ن م راشد نے اپنی نظموں کے ذریعے نوآبادیاتی فکر کو مختلف انداز سے پیش کیا ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں ن م راشد کے مجموعے ایران میں اجنبی میں شامل چند منتخب نظموں کا نوآبادیاتی تناظر میں مطالعہ کیا گیا ہے۔ ایران میں اپنے قیام کے دوران راشد نے قریب سے دیکھا کہ کس طرح استعماری قوتیں ایشیائی ممالک کے وسائل پر تسلط کے لیے ہر حربہ استعمال کرتی رہیں۔ انھوں نے اپنے اس ''نوآبادیاتی تجربے'' کو اپنی شاعری میں پیش کیا۔

کلیدی الفاظ: استعماریت، ردّ نوآبادیات، مقاصد، طاقت، علم، ایشیا، ن م راشد، ایران۔

❁

عنوان: ناصر کاظمی کے خیالات، غالب کے بارے میں

مقالہ نگار: سرور الہدیٰ (پ: ۱۹۷۱ء)، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔

تلخیص: ناصر کاظمی کی میر پرستی تو شعری حلقوں میں زبان زدِ عام ہے لیکن غالب شناسی میں بھی ان کی بصیرت اتنی ہی پذیرائی کی مستحق ہے۔ یہ مضمون ان کی کتاب خشک چشمے کے کنارے میں سے ان حصوں کو زیر بحث لاتا ہے جہاں غالب کے فکر و فن پر بات کی گئی ہے۔ اس مقالے میں یہ سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ناصر کاظمی، میر کے مقابلے میں غالب کو کیسے دیکھتے ہیں۔ وہ غالب کے طلسم میں گرفتار ہوئے بغیر نہیں رہ پاتے لیکن ساتھ ہی ان کی شاعری میں زمین سے تعلق کی کمی بھی محسوس کرتے ہیں۔ یہ تشنگی اول تا آخر خدائے سخن میر تقی میر ہی کے مے خانے سے کم ہوتی ہے۔

کلیدی الفاظ: ناصر کاظمی، میر تقی میر، غالب، خشک چشمے کے کنارے، انتظار حسین۔

❁

عنوان: ڈراما"مقدمہ کشمیر"میں کردارنگاری کاتوضیحی مطالعہ

مقالہ نگار: ضیا الدین بابا(پ:۱۹۷۱ء)، ایسوسی ایٹ پروفیسر،شعبۂ اردو،فیڈرل گورنمنٹ ڈگری کالج، واہ کینٹ۔

تلخیص: مقدمہ کشمیر ،کشمیر کی تاریخ پر لکھا جانے والا ایک دستاویزی کھیل ہے۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسے تین بار پی ٹی وی پر نشر کیا گیا۔ ڈرامہ بنیادی طور پر ان کرداروں کے بارے میں ہے جو کشمیر کو متنازعہ بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ ان میں گلاب سنگھ، پرتاب سنگھ، ہری سنگھ، پنڈت جواہر لعل نہرو، لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور شیخ عبداللہ شامل ہیں۔ یہ تمام تاریخی شخصیات اس کھیل میں اپنے اصل ناموں کے ساتھ موجود ہیں۔ اس مضمون میں ڈرامائی کردارنگاری کے فنی مطالعے کے ساتھ ساتھ واقعات اور تاریخی حقائق کا جائزہ لیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: مقدمہ کشمیر، پی ٹی وی، بختیار احمد، جبر۔